کاشف گیلانی

انوار کی برسات

انوار کی دیکھی ہے وہ برسات حرم میں
رہتا ہوں خیالوں میں مَیں دن رات حرم میں

لاریب وہ جنت ہی کے ٹکڑے ہیں زمیں پر
کچھ ایسے بھی دیکھے ہیں مقامات حرم میں

محراب بھی ، منبر بھی ، مصلّٰی بھی نبی کا
اللہ کے نبی کے ہیں نشانات حرم میں

شاہوں کو بھی دیکھا ہے جھکائے ہوئے گردن
رو رو کے بیاں کرتے ہیں حالات حرم میں

کاٹے کوئی گردن مری ناموسِ نبی پر
ابھرے ہیں کئی بار یہ جذبات حرم میں

اشکوں کے سوا کچھ بھی مرے پاس نہیں ہے
قابو میں کہاں رہتے ہیں جذبات حرم میں

روشن ہوا دل میرا وہاں نور یقیں سے
آئے نہ کبھی قلب میں شبہات حرم میں

آنکھوں سے زیادہ ہے بصیرت کی ضرورت
خورشید کی مانند ہیں ذرّات حرم میں

کاشفؔ وہی لمحات ہیں اس زیست کا حاصل
گزرے جو مری زیست کے لمحات حرم میں